Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

DATE : ___/___/______

سوال نمبر ۱: اسلام میں عقیدہ آخرت کی وضاحت کریں۔ انسانی زندگی میں اسکی اہمیت کو بیان کریں۔

جواب:

شریعت کی اصطلاح میں آخرت سے مراد یہ ہے کہ ایک دن [illegible] ختم ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ایک دن تمام لوگوں کو دوبارہ [illegible] اس بات پر بغیر کسی ابہام کے مکمل یقین رکھنے کو عقیدہ آخرت کہتے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے:

جن لوگوں نے نیک کام کیے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے ہاں اجر ہے۔

اسی طرح آخرت کی اہمیت کے متعلق احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں۔

ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کے رسولوں کو اور آخرت کے دن کو حق جانو اور مانو اور اس بات کو بھی مانو کہ دنیا میں موجود جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

جب تک موت کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی اس وقت تک کوئی شخص آخرت کو نہیں سمجھ سکتا اور اسی طرح موت کی حقیقت کا دارومدار زندگی کی حقیقت جاننے پر منحصر ہے جب تک زندگی کی حقیقت روح کی حقیقت معلوم نہ ہو سکے اور روح کی حقیقت کا انحصار اپنے نفس کی حقیقت جاننے پر ہے۔

آخرت کا تصور ہی ہے جس کے بغیر تمام عبادات [illegible] ہے یقین ہے اللہ کے نزدیک جواب دہی کے احساس اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے عقیدے سے بڑا ربط ہے۔ اگر آخرت کا یقین نہ ہو تو [illegible] مسلسل اور نامکمل ہو [illegible]

Poor presentation. Lengthy paragraphs without headings are discouraged.

DATE: ___/___/___

حق حلال کی کمائی سے زکوٰۃ و صدقات کے نام پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عمل اس لیے آسان بنایا ہے کہ موت کے بعد بھی زندگی پر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

ہمارے ذہن میں یہ سوچ پختہ ہو جاتی ہے کہ ہمارے ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب ہوگا ہمارے ان اعمال کے مطابق ہی جزا و سزا کا فیصلہ کیا جائے گا۔

جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے
"جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے ہماری ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو جائیں گی تو کیا پھر دوبارہ ہمیں زندہ کیا جائے گا"

دلائل کی کثرت کے باوجود وہ آخرت کے تصور پر یقین نہ رکھنے کی وجہ سے انہیں کبھی ایمان نصیب نہیں ہوا اور نہ ہی اپنی سرکشیوں سے وہ باز آئے۔

آج کے دور میں مسلمانوں میں نیکی کے اعمال کم اور برائی کے زیادہ ہیں اس کی سب سے اہم وجہ ان کا آخرت پر کامل یقین نہ ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے جب لوگوں میں احساس ہی نہیں ہوگا کیا ہم سے اس کے متعلق احتساب ہوگا۔ تو اس وجہ سے وہ دین سے بھی دور ہوتے جا رہے ہیں

یہی فکرِ آخرت ان صحابہ کرامؓ کو بھی تھی جن کو داخلِ جنت کی خبر خود رسول پاک ﷺ نے دی تھی۔ ان کے نیک اعمال، تقویٰ و طہارت کی قسم کھائی جا سکتی تھی لیکن جب بھی ان سے بھولے سے بھی کوئی معمولی سا گناہ ہو جاتا تھا تو وہ بے چین ہو جایا کرتے تھے۔

قیامت یعنی آخرت کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے
جس دن صور پھونکا جائے گا اور اس دن اسی کی حکومت ہوگی: (الانعام - 38)

انسان دنیا میں جو بھی اچھے یا برے اعمال کرے گا تو اس کی جزا و سزا اسے قیامت کے دن مل کر رہے گی اسی وجہ سے دنیا کو آخرت کی کھیتی کہا گیا ہے
عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں
لوگوں میں اجتماعی عبادت کا شعور پیدا ہوتا ہے
ب) گناہوں سے بچنے کی ترغیب پیدا ہوتی ہے
ج) لوگ گناہ کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں

CamScanner

DATE: __/__/__

سوال نمبر ۵:۔ اسلام میں زکوٰۃ کی تعلیم پر ؟
جواب:۔

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔ قرآن کریم میں ایمان کے بعد نماز اور اس کے ساتھ زکوٰۃ کا ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا بڑھنا اور نشوونما ہونا۔ یہ ایک مالی عبادت ہے یہ ایک ایسی عبادت ہے جو قلب و روح کا میل کچیل بھی صاف کرتی ہے یہ عبادت انسان کو اللہ کا مخلص بندہ بناتی ہے۔
زکوٰۃ مال کا وہ حصہ ہے جو جس کا فرض ادا کرنا مشکل لگتا ہے بہت سے مسلمان اس کی فرضیت سے غافل ہیں بہت سے لوگ حیلوں بہانوں کی تلاش میں رہتے ہیں جن کی بدولت وہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچ جائیں۔ اور کچھ مسلمان محض اندازے سے ہی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ جو ایک بڑی کوتاہی ہے۔
زکوٰۃ کے متعلق کثرت سے قرآن و حدیث میں احکامات ہیں اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔
قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:
اور قائم کرو تم لوگ نماز کو اور زکوٰۃ ادا کرو اور عاجزی کرو عاجزی کرنے والوں کے ساتھ۔ (سورۃ البقرہ)
حدیث مبارکہ ہے کہ "جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تمہارے اوپر جو تمہارے مال کا فرض حق تھا وہ ادا کر دیا۔
ایک شخص نے آپ سے عرض کیا اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے مال کا شر ختم ہو گیا۔

سورۃ التوبہ میں جو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "
جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا

DATE : ___/___/______

## سورۃ التوبہ

زکوٰۃ کی ادائیگی انسان کو یاد دلاتی ہے کہ جو دولت وہ کما رہا ہے وہ حقیقتاً میں اس کی ملکیت نہیں۔ بلکہ اللہ کی دی ہوئی امانت ہے۔ یہ اسے معاشی بے راہ روی سے بچاتا ہے۔ اور اسکے تمام اعمال کو احکام الہیٰ کے تابع کرتا ہے

معاشرے میں دولت کی وہ اہمیت ہے جو جسم میں خون کی ہے اگر سارا خون دل میں رہے یعنی مالدار طبقے میں اکٹھا ہو جائے تو پورا معاشرہ جسم یعنی عوام کو مفلوج کر دینے کے ساتھ ساتھ خود اپنے لیے بھی مضر ثابت ہوگا۔

ان تمام انفرادی اور اجتماعی فوائد کے پیش نظر حضور ﷺ نے مدینہ کی اسلامی ریاست کے قیام کے فوراً بعد اللہ نے حکم دیا کہ ان کے مال کو زکوٰۃ ادا کریں۔ پاک کریں اور پاکیزگی کریں۔

حقیقت میں ایماندار مسلمان وہی ہیں جو یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ کی راہ میں اس کی خوشنودی کے لیے خرچ کیا جائے گا۔ وہ ضائع نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا

اسلام میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں جن میں فقرا اور مساکین کے علاوہ عاملین زکوٰۃ بھی شامل ہیں

زکوٰۃ کے حق دار آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔ ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ 1) فقراء 2) مساکین 3) عاملین 4) غارمین 5) فی سبیل اللہ 6) مسافر

حدیث مبارکہ ہے کہ

جس زمین کو بارش کے پانی یا چشمہ سے سیراب کیا جاتا ہو یا زمین تر ہو تو اس کی پیداوار میں سے دسواں حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں کے ذریعے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے

Introduction and conclusion missing

DATE: ___/___/______

Select the correct Answer:

(1) (C) Hazrat Essa A-S.
(2) (A)
(3) (C)
(4) (b)
(5) (a)
(6) (c)
(7) (b)
(8) (b)
(9) (a)
(10) (b)
(11) (b)
(12) (c)
(13) (C)
(14) (d)
(15) (C)
(16) (B)
(17) (A)
(18) (C)
(19) (A)
(20) (B)

CamScanner